احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 9- دسمبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 9- دسمبر 1998ء 19 شعبان 1419 ہجری- 9 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 275

علم دین کی فضیلت

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔

(بخاری کتاب العلم باب من یرد اللہ بہ خیرا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ قادیان 1998ء کے لئے لندن سے حضرت خلیفۃ المسیح کا افتتاحی خطاب

دین سیکھنے کے لئے دین کے مرکز میں آؤ تا کہ دین کو اچھی طرح سمجھ لو

جلسہ سالانہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے روح پرور ارشادات اور جماعت ہندوستان کی ترقی کا جائزہ

(قسط اول)

لندن- 5- دسمبر 1998ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج لندن سے قادیان کے 107 ویں جلسہ سالانہ کا افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا۔ یہ خطاب ایم ٹی اے نے لندن سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ حضور ایدہ اللہ پاکستان کے وقت کے مطابق 3 بجے سہ پہر اور قادیان کے وقت کے مطابق ساڑھے تین بجے جلسہ کے لئے تشریف لائے تو احباب جماعت نے پرجوش نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ تلاوت، ترجمہ اور حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورہ توبہ کی آیت 122 کی تلاوت کی۔ اور اس کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو دین کے تفقہ کے لئے نکل کھڑی ہوتی۔ حضور نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ دین کے حصول کے لئے دین کے مرکز میں آیا جائے۔ جتنی قومیں احمدیت میں داخل ہوتی ہیں وہ جہاں بھی ہوں دین سیکھنے کے لئے دین کے مرکز میں آئیں تاکہ دین کو اچھی طرح سمجھ لیں اور اپنی قوم کی امداد کرسکیں۔ یہ جب واپس لوٹیں تو غیر دینی چیزوں سے شیطانی تحریکات سے بچ کر رہیں اور وہ سارے امور جو خدا سے دور کر دیتے ہیں ان سے اجتناب کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں قادیان کے 107 ویں جلسہ سالانہ پر آپ سب کی طرف سے جو یہاں حاضر ہیں اور دنیا کی تمام جماعتوں کی طرف سے جو ایم ٹی اے کے ذریعے اس جلسے میں شامل ہیں اہل قادیان اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جلسہ کے کوائف

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب تک ہندوستان اور دور دراز غیر ممالک سے 22 ممالک کے نمائندگان آچکے ہیں۔ حضور نے فرمایا اس وقت تک ساڑھے بارہ ہزار افراد کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ اس میں سات سال سے کم عمر کے بچے شامل نہیں۔ حضور نے فرمایا گزشتہ سال کے جلسہ سالانہ کے حاضرین کی تعداد 6551 تھی اور اس سال افتتاحی اجلاس میں ہی یہ تعداد دگنی ہو چکی ہے۔ مختلف زبانوں میں تراجم کا بھی انتظام ہے۔ یہ زبانیں عربی، انگریزی، ملیالم، تامل، بنگلہ اور تلیگو ہیں۔ 18 نیشنل اخبارات میں حضرت مسیح موعود اور خلفائے کرام کی تصاویر کے ساتھ مضامین اور خبریں چھپ چکی ہیں۔ ریڈیو اور ٹی وی کے نیٹ ورک کے علاوہ 28 اخباری نمائندے جلسہ کی کوریج کے لئے قادیان آچکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صبح کے اجلاس میں بھارتی ریاست ہریانہ کے وزیر اعلیٰ چوہدری بنسی لال کا بھجوایا ہوا مبارکباد کا پیغام سنایا گیا۔

جلسہ کی اغراض

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ کی اغراض حضرت مسیح موعود کے ان ارشادات کے حوالے سے بیان فرمائیں "جو آسمانی فیصلہ" میں درج ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ۔ حضرت مسیح موعود نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس جلسہ کی غرض اللہ کے گیان اور محبت کی باتیں کرنا ہے۔ ساری دنیا میں ٹی وی کے ذریعے شامل ہونے والے اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کو دعائیں دے رہے ہیں۔ امید ہے کہ نئے شامل ہونے والے ان سے غیر معمولی استفادہ کریں گے۔ اور نئے اور پرانوں میں محبت کا رشتہ استوار ہوگا۔ پہلے احمدی نئے آنے والوں کو دیکھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں گے۔ اور پہلے احمدی نئے آنے والوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہونگے۔ حضور نے فرمایا اس جلسہ کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ اس سال جو لوگ گذر گئے ہیں ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ہمیں اس نیک طریق کو جو حضرت مسیح موعود نے جاری فرمایا زندہ رکھنا ہے۔ اسی طرح جو آنے والے ہیں ان کے جو دوست اور رشتہ دار محروم ہیں وہ گویا مردہ کی طرح ہیں ان کے لئے دعا کرنا چاہئے کہ اللہ ان کو زندہ کردے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کی فرمودہ ایک عبارت آسمانی فیصلہ سے سنائی جس میں جلسہ کی ایک غرض یہ بیان کی گئی ہے کہ تمام بھائیوں کو ایک کرنے کے لئے اور روحانی طور پر جو خشکی اور اجنبیت ہے اس کو دور کرنے کی دعا کریں۔ تاکہ ہر قسم کی غیریت کا پردہ اٹھ جائے۔

حضرت مسیح موعود کی تصنیف شہادۃ القرآن سے ایک ارشاد بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ جلسہ کا مقصد یہ بھی ہے کہ جماعت کے لوگ باربار کی ملاقاتوں سے ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کریں کہ ان کے دل بکلی آخرت کی طرف جھک جائیں۔ اور خدا کا خوف پیدا ہو۔ اور زہد و تقویٰ میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ انکسار و تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ ہر ایک سے عاجزی اور انکساری کا معاملہ کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر کسی غریب کے گھر کوئی بڑا آدمی آجائے تو اس کی بڑی تواضع کرتے ہیں۔ تواضع سچے انکسار کا نمونہ ہے۔ پس اہل قادیان کو بھی خصوصیت سے تواضع کا نمونہ قائم کرنا چاہئے۔ اپنے نفسوں میں جھانکتے ہوئے ایسی تواضع کریں کہ یہ باتیں تصنع اور بناوٹ نہ ہوں۔ بہت سے لوگ اوپر سے تواضع کا اظہار کرتے ہیں حالانکہ ان کے دل میں کوئی جذبہ نہیں ہوتا۔ صرف زبان بول رہی ہوتی ہے حقیقی جذبہ ہو تو پھر دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کی جاسکتی ہے۔

جاری ہے

رمضان میں درس القرآن

○ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن روزانہ (ماسوائے جمعہ) لائیو ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گا۔ یہ درس 21- دسمبر 98ء سے پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے شام لائیو ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ جملہ احباب کرام کثرت سے استفادہ فرمائیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نئے سال کی ذمہ داریوں کے مطابق وعدے پیش کئے جائیں

○ جماعتوں سے آمدہ فہرست ہائے وعدہ جات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر احباب سابقہ وعدہ پر معمولی اضافہ پیش کررہے ہیں اور بعض احباب تو سابقہ سال کے وعدہ کے برابر ہی نیا وعدہ لکھوا رہے ہیں۔ تحریک جدید کی ہر سال بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کے پیش نظر اور اس تحریک کو جاری کرنے والے مقدس وجود کی مسلسل تلقین کے نتیجہ میں ہر فرد جماعت کا فرض ہے کہ وہ نئے سال کا وعدہ گذشتہ سال کے وعدہ سے معقول اضافہ کے ساتھ اپنے امام کے حضور پیش کرے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

"پس اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو کیونکہ جتنا تم چندہ دوگے اس سے ہزار گنا تمہیں ملے گا اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں ڈال دی جائے گی۔"

(سبیل الرشاد ص 216)

مخلصین جماعت اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے نئے سال کے وعدے پیش کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے نمبر 7

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش نظارے

تقویٰ اور حسن خلق

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ حضورؐ وہ کون سی چیز ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو جنت میں لے جانے والی ہو گی۔ فرمایا اللہ کا تقویٰ اور حسن خلق۔ پھر حضورؐ سے پوچھا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے جو دوزخ میں سب سے زیادہ لے جانے والی ہو گی۔ آپ نے فرمایا زبان اور شرم گاہ۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی حسن الخلق)

اس ملاقات کے کیا کہنے

ایوب بن بشیر بن کعب العدوی سے روایت ہے وہ غزہ قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں۔ کہ اس شخص نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے جب ان کو شام سے واپس بلا لیا گیا تھا کہا کہ میں آپ سے آنحضرت ﷺ کی باتوں میں سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ ابوذرؓ نے جواب دیا تو پھر پوچھو میں بتاؤں گا سوائے اس کے کہ وہ کوئی راز کی بات ہو۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ راز کی تو کوئی بات نہیں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ صحابہؓ جب رسول کریم ﷺ سے ملتے تھے تو کیا حضورؐ آپ سے مصافحہ کیا کرتے تھے تو ابوذرؓ نے فرمایا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں حضورؐ سے ملا ہوں اور حضورؐ نے مجھ سے از خود مصافحہ نہ کیا ہو بلکہ ایک دفعہ تو ایسا ہوا کہ حضورؐ نے مجھے گھر سے بلا بھیجا اور میں گھر میں موجود نہیں تھا جب میں گھر واپس آیا تو مجھے اطلاع ملی کہ حضورؐ نے مجھے بلایا تھا۔ یہ سن کر میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ اپنے تخت پوش پر تشریف فرما تھے۔ میں حاضر خدمت ہوا تو مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور میرے ساتھ معانقہ کیا۔ ابوذرؓ یہ بتانے کے بعد کہنے لگے فکانت تلک اجود واجود یعنی کیا کہنے اس ملاقات کے! بس کچھ نہ پوچھو! اس ملاقات میں ایسی عنایت ہوئی کہ یہ دوسری سب ملاقاتوں سے بڑھ گئی۔

(بخاری کتاب الادب باب فی المعانقۃ)

بہترین شریک کار

حضرت سائبؓ کہتے ہیں کہ میں (ہجرت کے بعد) حضورؐ کے پاس حاضر ہوا تو صحابہؓ (جو مجھے جانتے تھے) حضورؐ کے پاس میری تعریفیں کرنے لگے اور میرے متعلق حضورؐ کو بتانے لگے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے کیا بتاتے ہو (سائب) کو تو میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ سائب کہتے ہیں تب میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپ صحیح فرماتے ہیں۔ آپؐ اور میں تو اسلام سے پہلے تجارت میں شریک ہوتے تھے اور آپؐ بہترین شریک یا پارٹنر (Partner) تھے۔ آپ مخالفت نہیں کرتے تھے روک ٹوک نہیں فرماتے تھے یعنی اپنی مرضی نہیں چلاتے تھے اور آپؐ سے معاملہ کرنا بڑا آسان تھا اور نہ ہی آپؐ جھگڑتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب کراھیۃ المراء)

مخرمہ راضی ہو گیا

حضرت مخرمہؓ حضورؐ کے ایک نابینا صحابیؓ تھے۔ حضورؐ کو ان سے ایک خاص نوعیت کا تعلق تھا۔ مخرمہؓ بڑے مان سے حضورؐ سے اپنے ناز اٹھواتے تھے اور حضورؐ بڑے پیار سے ان کے ناز اٹھاتے تھے۔

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے کچھ قبائیں یعنی جبے صحابہؓ میں تقسیم کیں لیکن ان کے والد مخرمہ کے لئے کچھ نہ دیا۔ مخرمہ نے کہا کہ بیٹے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مخرمہ کو ساتھ لے گیا۔ حضورؐ کے گھر پہنچے تو میرے باپ نے مجھے کہا کہ اندر جاؤ اور حضور کو بلاؤ اور عرض کرو کہ میں ملنے آیا ہوں۔ مسور کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو اپنے والد مخرمہ کی خاطر باہر بلایا۔ حضورؐ ان کے پاس آئے۔ حضورؐ نے جو جبے تقسیم کئے تھے ان میں سے ایک پہن رکھا تھا۔ حضورؐ نے وہ جبہ اتار امخرمہ کو دے دیا اور فرمایا ہم نے یہ جبہ تیرے لئے بچا رکھا تھا۔ پھر مخرمہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اب تو مخرمہ راضی ہو گیا نا۔

(بخاری کتاب الھبہ باب کیف یقبض الھبۃ)

رحمت عالم

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص جن کا نام زاہر تھا وہ دیہات سے حضورؐ کے لئے تحائف لایا کرتے تھے (دیہات سے آتے تو کچھ دن شہر میں ٹھہرتے) جب واپس جانے لگتے تو حضورؐ بھی ان کے لئے شہر سے کچھ سامان مہیا فرماتے اور یہ سامان ان کو دے کر رخصت کرتے۔ حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں یعنی وہ ہماری دیہات سے متعلق ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اور ہم اس کی شہر سے متعلق ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ زاہر سے پیار کرتے تھے۔ اور زاہر ایک پست قد اور بدشکل انسان تھے۔ ایک دن وہ اپنا سامان بیچ رہے تھے کہ حضورؐ نے زاہر کو اس طرح پیچھے سے پکڑا ہوا تھا کہ زاہر بولے کہ تم کون ہو مجھے چھوڑو لیکن پھر زاہر نے توجہ کی اور پہچان لیا کہ آنحضرت ﷺ ہیں جنہوں نے آپ کو پکڑا ہوا ہے۔ بس پھر کیا تھا انہوں نے بھی یہ موقع غنیمت جانا اور اپنی پیٹھ آنحضرت ﷺ کے سینہ کے ساتھ رگڑنے لگے۔ ادھر حضورؐ یہ آواز دینے لگے کہ کون ہے جو مجھ سے یہ غلام خریدے گا۔ تب زاہر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر یہ بات ہے تو پھر تو میں ایک گھاٹے کا سودا ہوں۔ آپؐ نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ نہیں تم گھاٹے کا سودا نہیں تم تو خدا کے حضور بڑی قیمت رکھتے ہو۔ (بلوغ الامانی جلد 22 ص 239)

غزل

یار خود آ گیا قریب مرے
دیکھتے رہ گئے رقیب مرے
چاہتا ہوں پکارتا ہوں تجھے
بولتے کیوں نہیں مجیب مرے
ابھی دل کے صنم نہیں ٹوٹے
بت شکن کاسرِ صلیب مرے
تم تو آؤ سرورِ جاں بن کر
آگے قسمت مری نصیب مرے
چادرِ عفو میں چھپا لیجے
اور آ جائیے قریب مرے
تیرے خدام کا غلام ہوں میں
زہے قسمت مری- نصیب مرے
موت کیا زندگی نہیں ہوتی
کیوں پریشان ہیں طبیب مرے
کچھ تو مضمون بھی نرالا ہے
کچھ ہیں عنوان بھی عجیب مرے
نام بدنام ان کے فیض سے ہے
میرے احباب ہیں نقیب مرے
ذکر ہو گا مری وفاؤں کا
زخم بولیں گے عنقریب مرے
ٹوٹ کر بھی ابھی نہیں ٹوٹے
بت نرالے- صنم عجیب مرے
رات جب فاصلے بڑھے مضطر
شمع اور آ گئی قریب مرے

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورہ سنگاپور
11 ستمبر 1983ء

تربیت اولاد

حضرت صاحب احباب میں رونق افروز ہو کر ایک گھنٹہ تک مختلف مذہبی علمی اور عمومی موضوعات پر سوالوں کے جواب دیتے رہے بچوں کی تربیت کا مسئلہ بھی زیر غور آیا۔ غیر ملکوں میں جہاں جماعت کی تعداد تھوڑی ہوتی ہے اور ماحول بھی آزاد ہوتا ہے وہاں والدین کے لئے یہ مسئلہ بڑی تشویش کا باعث بن جاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسلامی روایات کے مطابق کس طرح پروان چڑھائیں۔ چنانچہ اس مجلس میں اس قسم کے ایک سوال پر حضرت صاحب نے فرمایا یہ مسئلہ واقعی بڑا اہم مسئلہ ہے اسی لئے اس کا مفصل جواب ہادی برحق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس ارشاد میں موجود ہے جس میں آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ

تم میں سے ہر ایک گڈریا کی مانند ہے جس طرح گڈریا بھیڑ بکریوں کی نگرانی کرتا ہے اور ان کی حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے اسی طرح ماں باپ اپنے بچوں کے نگران اور ان کی کماحقہ تربیت کے ذمہ دار ہیں اور یہ اصول زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے پس ایک تو بچوں کی تربیت سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے دوسرے صرف تدبیر پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے اور ہر وہ طریقہ بروئے کار لانا چاہئے جس کی دین نے تعلیم دی ہے بچے چونکہ والدین کا اثر قبول کرتے ہیں اس لئے خود والدین کو بھی اپنے اندر اعلیٰ کیریکٹر پیدا کرنا چاہئے۔

غیر احمدی بیوی

اس ضمن میں ایک دوست نے عرض کیا کہ اگر کسی کی بیوی احمدی نہ ہو تو وہ اپنی مذہبی اور اہلی زندگی میں یکرنگی کس طرح پیدا کرے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسی صورت میں میری نصیحت یہ ہے کہ ایسی عورت سے سخت رویہ اختیار کرنے کی بجائے غیر معمولی نرمی اور محبت کا سلوک روا رکھا جائے اور اس کے لئے دردِ دل سے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بدل دے۔ مذہبی معاملات میں محبت اور نرمی سے دل جیتے جا سکتے ہیں۔ جبر و اکراہ تو ویسے بھی دین میں منع ہے پھر بھی اصلاح احوال کی صورت نظر نہ آئے تو مرد کو چونکہ قوام بنایا گیا ہے وہ بچوں کی تربیت کا ذمہ دار ہے اس لئے اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے حسب منشاء بچوں کی دینی رنگ میں تربیت میں بیوی حائل ہوتی ہے تو اس سے علیحدگی اختیار کر لی جائے حضرت صاحب نے کئی خاندانوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کتنے مخلص احمدی خاندان تھے لیکن آہستہ آہستہ احمدیت کے نور سے محض اس لئے محروم ہو گئے کہ ان کی نسلوں نے جن عورتوں کی آغوش میں پرورش پائی تھی وہ احمدی نہیں تھیں۔

نئی زمین اور نیا آسمان

ایک نوجوان نے اسلامی سیاست سے متعلق اور عیسائیت کے اثر و نفوذ کو مشرق بعید کے ممالک سے مٹانے سے متعلق چند سوالات لکھ رکھے تھے حضرت صاحب نے باری باری ان کے جوابات دیئے ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اب ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا جائے اس سے کیا مراد ہے حضرت صاحب نے فرمایا کہ تاریخ مذاہب پر آپ نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جب بھی خدا کا کوئی مامور آیا اس کے انفاس قدسیہ سے ایک نئی زمین اور نیا آسمان وجود میں آتا رہا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ مادی طور پر ان کے لئے ملک اور سلطنت معرض وجود میں آجاتی ہے۔ ظاہری ملکوں سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

گویا مامورین جس نئی زمین کی طرح ڈالنے کے لئے آتے ہیں وہ اس مادی دنیا کے ملکوں سے بالکل مختلف ہوتی ہے اور نہ ہی دنیوی تاج و تخت سے ان کو کوئی سروکار ہوتا ہے ان کا تاج تو خدائے قادر مطلق کی رضا اور خوشنودی ہے پس مذہبی اصطلاح میں نئی زمین اور نئے آسمان سے مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا کئے جائیں گے۔ جن کی دنیا دوسرے لوگوں کی دنیا سے الگ ہوگی اور جن کے آسمان دوسرے لوگوں کے آسمان سے مختلف ہوں گے۔ یعنی اگرچہ وہ دنیوی ضرورتوں سے تو بے نیاز نہیں ہوں گے لیکن اپنے عمدہ اوصاف اور اعلیٰ کردار اور بلند اخلاق کے لحاظ سے دنیوی لوگوں سے ممتاز ہوں گے۔ اس طرح وہ مذہبی معاملات کی پیروی اور مذہبی سوچ اور فکر میں باقی دنیا سے اتنے مختلف ہوں گے کہ گویا وہ آسمانی مخلوق کہلائیں گے وہ اپنے مذہب کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے سے کبھی دریغ نہیں کریں گے جبکہ باقی ماندہ مذہبی دنیا صرف زبانی دعویٰ کرے گی۔ عملاً مذہبی معیار پر پوری نہیں اترے گی پس زمین سے مراد زندگی کی وہ اعلیٰ قدریں ہیں جو انسان کو اہل زمین سے ممتاز کرتی ہیں اور آسمان سے مراد وہ مذہبی اقدار ہیں جو انسان کو فرش خاک سے اٹھا کر عرش بریں پر پہنچا دیتی ہیں۔

مقامی جماعت کے اعلیٰ عہدیدار کی اطاعت ہر حال میں ضروری ہے

ایک اور سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا دین کی آخری فتح مقدر ہے اب اس تقدیر کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے بشارتیں پا کر غیر مبہم الفاظ میں اعلان فرمایا ہے کہ دین کا سورج اب پھر پوری شان و شوکت کے ساتھ طلوع کرے گا اور مخالفین بے حیثیت اور بے حقیقت ہو کر رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے انشاء اللہ پورے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ احمدیت کو جلد دنیا پر غالب کر دے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کوئی جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس میں ڈسپلن پیدا نہ ہو۔ اس کا سبق پنجوقتہ نماز باجماعت میں ہر روز اور ہفتہ میں ایک بار نماز جمعہ میں دہرایا جاتا ہے خطبہ جمعہ میں اگر کوئی شور کر رہا ہو تو اسے اشارہ سے منع کرنے کا حکم ہے۔ زبان سے کلمات کہنا منع ہے اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد ڈسپلن کا خیال رکھے۔ ایک دوسرے کو برداشت کرنا سیکھے۔ تحمل اور برداشت، بلند ہمتی اور حوصلہ پیدا کرے محبت اور اخوت کے ساتھ رہے۔ جماعتی نظم و ضبط کی یہ وہ روح ہے جو دین اپنے ماننے والوں کے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جماعتی نظم و نسق کو چلانے کے لئے جو امیر مقرر کیا جاتا ہے اس کی ہر حال میں اطاعت ضروری ہے اگر خدانخواستہ وہ کوئی غلطی بھی کرتا ہے تب بھی اس کی اطاعت ضروری ہے مناسب رنگ میں ادب اور احترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی غلطی کی نشاندہی کی جا سکتی ہے لیکن اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ اس کے خلاف باتیں کرنے لگ جائیں اس طریق سے بغاوت کی بو آتی ہے اور فساد کا دروازہ کھلتا ہے۔ دین نے تو یہاں تک بھی اس امر کی وضاحت کی ہے کہ امام خواہ فاسق و فاجر ہی کیوں نہ ہو اور کتنا ہی غیر متقی اور گنہگار کیوں نہ سمجھا جائے اس میں کیڑے نکالنا منع ہے حتیٰ کہ اس کے پیچھے نماز بھی ہو جاتی ہے کیونکہ نماز کو قبول کرنے والا اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے۔ اگر کسی کے نزدیک امام میں کوئی نقص ہے تب بھی اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے نماز قبول ہو جاتی ہے کیونکہ امام اپنے اعمال کا بوجھ اٹھائے گا اور مقتدی اپنا اٹھائیں گے حضرت صاحب نے ڈسپلن کی مختلف پیرایہ میں تشریح کرنے کے بعد فرمایا اگر کوئی شخص جماعتی ڈسپلن کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کی مرکز میں رپورٹ کی جائے احمدیت میں بغاوت نہیں چل سکتی کیونکہ احمدیت کا مطلب ہے اطاعت۔ بغیر اطاعت زندگی میں کوئی نظم و ضبط پیدا ہوگا اور نہ جماعتی طور پر ترقی کر سکیں گے۔ پس باغیانہ رویہ کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے آدمیوں کی سزا یہی ہے کہ ان سے کہہ دیا جائے کہ آپ ہماری سرگرمیوں میں حصہ لینا چھوڑ دیں اور نہ ہمارے ساتھ کوئی تعلق رکھیں۔

ضمناً ایک پہلو یہ بھی سامنے آیا کہ اگر کوئی احمدی کسی عہدہ دار کے ہاتھوں دکھ اٹھائے اور اس کے متعلق وہ یہ سمجھے کہ اس کے نتیجہ میں جماعت کے مفاد کو نقصان پہنچے گا تو اسے چاہئے کہ وہ اس کے خلاف باتیں نہ کرے اور نہ اس کے مقام کو گرانے کی کوشش کرے۔ لیکن ذاتی طور پر ایسے عہدیدار کو بتا دیا جائے کہ تمہارا موقف جماعت کو نقصان پہنچانے کا باعث ہے پھر بھی وہ اپنے رویہ پر اصرار کرتا ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ معاملہ بہت اہم ہے اور مقامی طور پر اس کی اصلاح احوال کی کوئی صورت نہیں تو مقامی جماعت کی معرفت خلیفہ وقت کو لکھیں۔ اس کا آپ کو حق ہے خلیفۃ المسیح اور آپ کے درمیان کوئی حائل نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ نے اس کی بیعت کی ہوئی ہے اس سے آپ کا غیر معمولی تعلق ہے لیکن درمیانی واسطے چھوڑ کر براہ راست خلیفہ وقت کے پاس پہنچ جائیں اس سے اگرچہ میں منع نہیں کرتا لیکن بہتر یہی ہے کہ ایسے معاملات کو زیادہ سے زیادہ مقامی طور پر نپٹانے کی کوشش کریں یا پھر وکالت تبشیر اور اگر کوئی مالی معاملہ ہے تو وکالت مال کو لکھیں ان کے بعد وکالت علیا کو لکھیں۔ لیکن جماعت کے اندر پارٹی بازی کہ فلاں بڑا بزرگ ہے یا فلاں ممتاز حیثیت کا مالک ہے اسے کچھ نہ کہو یہ طریق غلط ہے۔

دورہ سری لنکا-8-اکتوبر 83ء
مرتبہ یوسف سلیم ملک صاحب

ایک حدیث نبوی پر ایک دہریہ کا اعتراض

جنوبی ہندوستان سے تشریف لانے والے ایک دوست ڈاکٹر منصور احمد صاحب نے عرض کیا کہ وہاں ایک دہریے نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کا مذاق اڑایا ہے کہ جب مکھی دودھ وغیرہ میں گرتی ہے تو اپنا وہ پر ڈالتی ہے جو گندگی سے آلودہ ہوتا ہے وہ بائیں طرف جھک کر پر ڈبوتی ہے اگر اس کے دائیں پر کو بھی ڈبویا جائے تو انسان مکھی کی گندگی کے اثر سے بچ سکتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کا یہ جواب دینا کہ جب تک سائنسی طور پر ثابت نہ ہو کہ یہ بات غلط ہے اس وقت تک کسی کو اعتراض کا کوئی حق نہیں یہ بھی درست ہے لیکن اس کا ایک اور جواب بھی ہے اور وہ یہ کہ سوال کرنے والے خود ڈاکٹر ہیں اس لئے ان کو میں ایک ریسرچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرف دعوت دیتا ہوں جب آنحضرت ﷺ کے کسی ارشاد پر کوئی اعتراض ہو تو بعض دفعہ سائنس اس زمانے سے پیچھے ہوتی ہے۔ بعض چیزیں قابل دریافت ہوتی ہیں جب دریافت ہو جائیں تو وہ اعتراض دور ہو جاتا ہے اس لئے اس معاملہ میں بھی احمدیوں کا فرض ہے کہ ریسرچ کریں۔ کن لائنز پر ریسرچ کریں وہ میں ابھی بتاتا ہوں۔

آنحضرت ﷺ کے اس قسم کے ارشادات پر دو طریقے سے تحقیق کرنی چاہئے۔ اول یہ کہ حدیث واقعتہً درست ہے یا نہیں۔ آنحضور ﷺ نے ایسا فرمایا ہے یا نہیں۔ اس قسم کی ریسرچ کرنا تو علماء کا کام ہے اور مرکز سلسلہ کا فرض ہے کہ وہ اس حدیث کی چھان بین کر کے آپ کو مطلع کرے۔

احمدی سائنسدانوں کے لئے لمحہ فکریہ

اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کے متعلق سائنسی تحقیق کی جائے میں اس کی آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا رسول کریم ﷺ بعض دفعہ ایک ایسی بات بیان فرماتے ہیں جو کسی انسان کے تصور میں نہیں آ سکتی مگر بعد میں خدا تعالیٰ یہ ثابت فرما دیتا ہے کہ سائنسی اعتبار سے وہی بات درست تھی اور ان باتوں کے اندر بعض عظیم الشان انکشافات ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان سائنسدانوں نے ان چیزوں سے فائدہ نہ اٹھایا اور بعد کے زمانے میں عیسائی سائنسدانوں نے آ کر وہ باتیں دریافت کیں جو مسلمانوں کو دریافت کرنی چاہئیں تھیں۔ مثلاً آپ نے فرمایا کہ ہڈی سے استنجا نہ کرو کیونکہ یہ جنّوں کی خوراک ہے اور انسان کو ہڈی کے استنجا کرنے سے نقصان پہنچ سکتا ہے علماء نے چونکہ جنّ کے کچھ اور ہی تصور بنائے ہوئے تھے اس لئے وہ یہ سمجھے کہ سچ مچ کے وہ جنّ جو ہڈیوں پر بیٹھے ہوتے ہیں اور استنجے کے وقت چڑھتے ہیں انسان کو۔ اگر رسول اللہ ﷺ کے ذہن میں کوئی ویسا جنّ ہوتا تو یہ تو نہ فرماتے کہ استنجا نہ کرو آپؐ تو یہ فرماتے کہ ہڈی کے پاس سے بھی نہ گزرو۔ وہ جنّ صرف استنجے کا انتظار کرتا ہے کہ وہ کرے تو میں اس پر چڑھوں۔ چنانچہ عیسائی سائنسدانوں نے یہ بات دریافت کی جنّ کی ایک قسم بکٹیریا ہے یعنی جراثیم ہیں جو آنکھوں سے نظر نہیں آتے اور ہڈی کو جراثیم ہی چمٹے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ ایسے جراثیم نہیں ہوتے کہ پاس سے گزرنے والوں کو چمٹ جائیں بلکہ جب ہڈی کے ساتھ بدن مس کرے تو انسان کے اندر کی جلد میں چلے جائیں تو پھر نقصان پہنچاتے ہیں ورنہ نہیں پہنچا سکتے۔

چنانچہ چودہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو علوم دیئے تھے وہ آپؐ کے وصال کے قریباً ساڑھے بارہ سو سال بعد دنیا کو معلوم ہوئے چنانچہ یہ حدیث اگر آنحضرت ﷺ ہی کا قول ہے تو لازماً اس کے متعلق بھی دریافت ہو گا کہ کیوں ایسا ہوتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ احمدی سائنسدان پہل کرتے ہیں یا عیسائی سائنسدان۔ ڈاکٹر منصور صاحب کے سامنے یہ سوال آیا ہے اس لئے ان کا اولین فرض ہے کہ وہ اس بارہ میں تحقیق کریں۔

میرا ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہ بات تو پختہ ہے کہ مکھی جب ڈوبتی ہے تو ایک پر گراتی ہے اور جہاں تک میں نے دیکھا ہے وہ بایاں پر ہی ہوتا ہے اور بائیں پر اگر وہ گندگی کو بھی لگاتی ہو (یہ اس کی جھلنے کی عادت ہے) تو طبعی بات ہے کہ جراثیم اس کے بائیں پَر پر چڑھیں گے یہ امکان موجود ہے کہ دایاں پر Anti Bodies Create کر دیتا ہو اور وہ اس طرف سفر نہ کرتے ہوں جس طرح ایک fungus کے مقابلے پر دوسری طرف ایک fungus پیدا ہو جاتی ہے ہومیو پیتھی اصول علاج میں بھی Anti Bodies کا مضمون ہے کہ جسم کو Threat پیدا کی جائے تو اس کا Opposite Reaction پیدا ہو کر جسم اس کے دفاع کے لئے تیاری کرتا ہے۔ اب یہ سائنسدانوں کا کام ہے کہ وہ تحقیق کریں کہ مکھی کے پروں کے اندر کیا کوئی Anti Bodies کا فرق تو نہیں ہے اور اگر وہ دونوں ڈبوئے جائیں تو کیا وہ ایک دوسرے کو Negate کرتے ہیں یا نہیں۔

تجرباتی تجزیہ

دوسرے اس کا تجرباتی تجزیہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ وہ صاحب جنہوں نے اعتراض کیا ہے ان کو کہا جائے کہ وہ ایسے پچاس آدمی چن لیں جو مکھی کا گندا کیا ہوا پانی یا دودھ بغیر دوسرا پر ڈبوئے پئیں اور احمدی دوسرا ڈبو کے پئیں۔ پھر دیکھا جائے کہ کس کو وبائی امراض لگتی ہیں اور کون بچتا ہے میرا تو یہ ایمان ہے کہ اگر پر کے اندر کوئی تبدیلی نہ بھی ہو تو جو احمدی آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق یہ قدم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ شافی ہے وہ لازماً اس کی حفاظت فرمائے گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیں اور اس کا نقصان پہنچ جائے اس لئے پہلے بھی یہ تجربہ ہو چکا ہے وہ میں بعد میں بتاؤں گا کہ کون سی بات ہے۔

ایک شخص کا بھائی بیمار ہو گیا اس کو اسہال آ رہے تھے وہ رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس کا بھائی بیمار ہے اس کو اسہال کی تکلیف ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شہد کے متعلق فرمایا ہے کہ فیہ شفاء للناس اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے تو اس کو شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے بھائی کو تھوڑا سا شہد دیا پھر آ کر رپورٹ کی کہ شہد کھا کر وہ تو پہلے سے بھی زیادہ بیمار ہو گیا ہے کھل کے دست آنے لگ گئے ہیں آپؐ نے فرمایا تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے خدا کا کلام جھوٹا نہیں۔ تم پھر جا کر اسے شہد دو۔ چنانچہ اس نے بچے کو اور شہد پلایا تو اس کا بھائی اچانک ٹھیک ہو گیا۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا ایسے معاملات میں تحقیق ضروری ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے واقعتہً ایسا فرمایا بھی ہے یا نہیں۔ اگر حدیث مشکوک ہو اور اس کے اوپر ریسرچ کر کے جب تک تسلی نہ ہو جائے کہ بات درست ہے اس پر عمل نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر حدیث ثقہ ہے تو پھر ہرگز کوئی خطرہ نہیں۔

مکرم نور الٰہی ملک صاحب

لمبی عمر - ابتلا بھی نعمت بھی

"عمر" سے مراد کسی ذی روح کی ساعت آفرینش سے کسی مخصوص وقت اور بالآخر اجل مسمّی تک کا دورانیہ ہوتا ہے۔ کسی کو یہ عرصہ کم نصیب ہوتا ہے اور کسی کو زیادہ۔ تاہم کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو خارق عادت کے طور پر عمر دراز پاتے ہیں۔ عمومی طور پر عمر کو تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ بچپن' جوانی بڑھاپا' پہلا درجہ معصومیت کا دوسرا مشقت کا اور تیسرا تجربہ کاری کا۔ عمر جب اور طویل ہو جائے تو انسان موجب عبرت بن جاتا ہے۔ کلام الٰہی میں عمر کے مدارج کچھ یوں بیان ہوئے ہیں "ہم تمہیں بچہ کی شکل میں نکالتے ہیں۔ پھر بڑھاتے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں تم مضبوطی کی عمر کو پہنچ جاتے ہو اور تم میں سے بعض اپنی طبعی عمر کو پہنچ کر فوت ہو جاتے ہیں جبکہ تم میں سے بعض اپنی انتہائی بڑھاپے کی عمر پاتے ہیں تاکہ بہت کچھ علم حاصل کرنے کے بعد علم سے کورے ہو جائیں۔ غرضیکہ عمر کے مختلف ادوار ہیں اور ہر ایک کی الگ اہمیت ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب بچپن کی بے فکری کا زمانہ گزر جاتا ہے تو ہزاروں مصائب انسان کو آ گھیرتے ہیں۔ محنت اور مشقت کے علاوہ رشک' حسد' رقابت جوانی کے باغ کے پھل ہیں جو بڑھاپا آتے ہی ختم ہو جاتے ہیں انتہائی بوڑھا نہ دین کا نہ دنیا کا' نہ مجاہدہ کی پوری سکت اور نہ مشقت کی طاقت۔ جسم کی ریخت و بیخت شروع ہو جاتی ہے اور رب ذوالجلال کا یہ فرمان پورا ہوتا ہے کہ "ہم جس کو لمبی عمر دیتے ہیں اس کو جسمانی طاقتوں میں کمزور کرتے جاتے ہیں" یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ طویل عمری میں طرح طرح کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ اور انسان اپنے لئے اور لواحقین کے لئے بھی سراپا ابتلاء بن جاتا ہے۔ وہ غذا جو ایک وقت اس کی نشوونما کرتی ہے بڑھاپے میں انحطاط کا باعث بنتی ہے۔ بڑھاپے کی یہ کمزوریاں اور تکلیفیں سب پر عیاں ہیں مگر پھر بھی ہر شخص لمبی عمر کا حریص نظر آتا ہے ماسوا ان عباد الرحمان کے جن کی ارواح اپنے خالق سے لقا کے شوق میں بے قرار رہتی ہیں۔ تاہم موت کی دعا وہ بھی نہیں کرتے اور زندگی کے آخری لمحہ تک اپنے خالق کی رضا حاصل کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ حضرت مسیح کی عمر حضرت جبرائیلؑ کی اطلاع کے مطابق 120 سال تھی۔ فی الجملہ لمبی عمر کا معیار بدلتا چلا آیا ہے۔ اور یوں بھی لمبی عمر ہونا دوسروں کی رائے ہوتی ہے ورنہ کوئی شخص بھی اپنی عمر کو لمبا نہیں سمجھتا۔ بقول ذوق۔

ہو عمر خضر بھی تو ہو معلوم وقت مرگ
ہم کیا رہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے

لمبی عمر پانے کی تمنا منجملہ اور صورتوں کے مابعد کی تین وجوہ کی بناء پر کی جا سکتی ہے۔

اول یہ کہ موت کے بعد ملنے والے عذاب الٰہی کو ٹالا جا سکے مگر یہ ہرگز ممکن نہیں کیونکہ فرمان خداوندی کے مطابق کسی کو ایک ہزار سال کی عمر مل جانا بھی اس کو عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ آخر موت نے تو ایک دن آنا ہی ہے کیونکہ یہ حکم ربی ہے کہ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہو گا نیز یہ بھی ارشاد ربانی ہے کہ جس موت سے تم فرار اختیار کرتے ہو وہ تمہیں ایک دن آ ملے گی اور تم غائب و حاضر کو جاننے والے کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ الغرض موت کے جلد یا بدیر آنے پر عذاب تو ملے گا۔

دوم یہ کہ گزرے ہوئے وقت میں ہونے والے زیاں کی تلافی کی جا سکے لیکن یہ بھی ممکن نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو! جو کچھ تمہیں عطا کیا گیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی ایک کو موت آ جائے تو اس وقت وہ کہے کہ اے میرے رب تو نے میری قریب موت کو موخر کیوں نہیں کر دیا تاکہ میں کچھ صدقہ دے دیتا اور نیکوں میں شامل ہو جاتا لیکن اس وقت یہ جواب ملتا ہے کہ جب کسی نفس کی موت آ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو مہلت نہیں دیتا۔ لہٰذا دوسروں کی موت سے عبرت حاصل کرنا ہی سودمند ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ نے ملک الموت سے عرض کیا کہ جب میری موت کا وقت قریب آئے تو کچھ عرصہ قبل مجھے آگاہ کر دیا جائے تاکہ میں زیادہ توبہ و استغفار کر لوں۔ عزرائیل نے کہا بہت اچھا۔ وقت گزرنے لگا۔ پھر ایک گھڑی ایسی بھی آئی کہ ملک الموت آوارد ہوئے اور اس بزرگ کو اجل کا پیغام دیا۔ اس بزرگ نے عزرائیل کو وعدہ یاد دلایا تو جواب ملا کہ میں نے تو آپ کو بہت اطلاع دی مگر آپ نے خود ہی کوئی توجہ نہ دی۔ اس پر بزرگ نے پوچھا کب اور کیسے۔ جواب ملا کہ آپ کے اڑوس پڑوس میں آئے دن انسانوں کی ارواح قبض کی گئیں جو آپ کو توجہ دلانے کے لئے بھی تھیں مگر آپ نے فائدہ نہ اٹھایا۔ پس معلوم ہوا کہ لمبی عمر پانا محرومیوں میں اضافے کا موجب بھی بن سکتا ہے اور توبہ و استغفار کے زیادہ مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔

سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کے تفویض کردہ فرائض بجا لانے اور نصرت دین کرنے کا اور موقع مل جائے۔ اولیاء و مامورین اس غرض کے لئے لمبی عمر کی دعا بھی کرتے ہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی ان الفاظ میں دعا کی ہے رب زدنی عمری و فی زوجی زیادۃ خارق العادۃ یعنی اے میرے رب میری اور میرے ساتھی کی عمر میں خارق عادت زیادت فرما۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں التزاماً چند دعائیں روز مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا امریکہ کا زوال شروع ہوچکا ہے

سوویٹ روس کی شکست و ریخت کے بعد موجودہ روس کی حالت ترقی پذیر ممالک جیسی ہو چکی ہے افریقہ اور ایشیا کے ممالک کی طرح وہ بھی آئی- ایم- ایف اور ورلڈ بینک اور دوسرے سرمایہ دار ملکوں سے امداد کی بھیک مانگ رہا ہے جبکہ صرف دس سال قبل وہ امریکہ کے برابر کی طاقت تسلیم کیا جاتا تھا اور دنیا دونوں سپر پاورز امریکہ اور سوویٹ روس کے درمیان بٹی ہوئی تھی- دونوں طاقتیں اس وقت برابر کی چوٹ سمجھی جاتی تھیں اور اسی وجہ سے دنیا میں ایک ایسا توازن قائم تھا جو ان دونوں طاقتوں میں سے کسی کو بھی من مانی کرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا- لیکن جب سوویٹ روس ٹوٹ پھوٹ گیا تو امریکہ دنیا میں واحد سپر پاور بن کر ابھرا- اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ امریکہ اور سرمایہ دارانہ نظام کافی عرصہ تک دنیا پر راج کریں گے- اسی زعم میں امریکہ نے اپنا نیو ورلڈ آرڈر نافذ کرنے کی کوشش کی-

لیکن اب صرف آٹھ سال بعد دنیا محسوس کر رہی ہے امریکہ کا زوال شروع ہو چکا ہے اور امریکہ کا سیاسی اور اقتصادی اثر و رسوخ دن بدن کم ہو رہا ہے-

عراق کے خلاف جنگ میں امریکہ نے فتح حاصل کی- روس سمیت دنیا کے تقریباً تمام ممالک نے اس پر کوئی رد عمل نہ دکھایا- لیکن دوسری دفعہ جب امریکہ نے عراق کے خلاف گرم جنگ کا عندیہ ظاہر کیا تو کوئی ملک بھی اس کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہ ہوا- سوائے برطانیہ کے- امریکہ اس مہم جوئی میں اکیلا رہ گیا اور اسی وجہ سے اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا جو کہ ایک رنگ میں اس کی شکست تھی صدام ابھی تک اس کے سینہ پر مونگ دل رہا ہے- وہ اپنے ملک کا ہر دل عزیز لیڈر بن چکا ہے- امریکہ نے اسے حکومت اور عراق سے نکالنے کی جتنی کوششیں کی ہیں وہ سب ناکام ہو چکی ہیں-

اسی طرح لیبیا اور کیوبا کے خلاف امریکی پالیسی شدت کی حامل رہی ہے- کیونکہ یہ دونوں ملک اس کی تھانیداری کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں- دونوں پر کئی قسم کی پابندیاں لگائی گئیں- لیبیا پر ہوائی پابندی لگائی گئی جس کو افریقہ کے کئی ملکوں نے توڑتے ہوئے لیبیا میں اپنے جہاز اتار دئے- اور ان کے سربراہوں نے کرنل قذافی سے ملاقات کی- جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا نے لیبیا کے بارے میں صدر کلنٹن کی بات سننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ افریقہ کا اپنا مسئلہ ہے امریکہ کو اس میں دخل نہیں دینا چاہئے کیوبا پر لگائی گئی پابندیاں بھی تقریباً ختم ہو کر رہ گئی ہیں- امریکہ اپنی خفت مٹانے کے لئے اسے نئی پالیسی کا نام دے رہا ہے-

امریکہ اور مغربی دنیا نے روس کو جس سرمایہ دارانہ راہ پر لگایا تھا وہ ایک خواب ثابت ہوا ہے- روس میں کمیونسٹ پارٹی کا اثر دن بدن بڑھ رہا ہے اور اس صورت حال میں امریکہ کا اثر و رسوخ اس علاقے میں کم ہو رہا ہے-

اقوام متحدہ میں بھی امریکہ کے لئے مشکلات بڑھ رہی ہیں- امریکہ اس ادارے کا سب سے بڑا بقایا دار ہے- اقوام متحدہ کے قواعد کے مطابق اگر امریکہ نے جلد اپنے حصہ کی رقم ادا نہ کی تو جنرل اسمبلی میں اس کا ووٹ ختم ہو جائے گا جو کہ دنیا کی واحد سپر پاور کے لئے ایک دھچکا ہو گا- اور اقوام متحدہ میں اس کا رول کم ہو جائے گا- جو اس کے لئے سبکی اور نقصان والی بات ہو گی-

افغانستان اور سوڈان پر امریکہ کے حملوں سے امریکہ کی سیاسی سوجھ بوجھ کو شک و شبہ کی نظروں سے دیکھا جانے لگا ہے- شائد صدر بل کلنٹن نے اپنے جنسی سکینڈل کو چھپانے کے لئے یہ فضول عمل کیا- جس نے اس کے ملک کو کوئی فائدہ پہنچنے کی بجائے نقصان پہنچایا ہے- امریکن انتظامیہ سوڈان میں دوائیاں تیار کرنے والی فیکٹری کو کیمیائی ہتھیار بنانے والی فیکٹری ثابت کرنے میں ناکام رہی ہے- تمام دنیا کے اخباروں اور ٹی- وی- تبصرہ نگاروں نے امریکی جارحیت کی مذمت کی بین الاقوامی طور پر بھی سوڈان کا ہاتھ اونچا رہا کیونکہ اس نے ہر کسی کو کھلی اجازت دی کہ کوئی بھی سوڈان آکر اپنی تسلی کر لے کہ آیا یہ فیکٹری دوائیاں تیار کرتی تھی یا کیمیائی ہتھیار- عرب لیگ اور کئی بین الاقوامی تنظیموں نے اس اقدام کی مذمت کی جس کا کچھ عرصہ پہلے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا-

چین کے ساتھ امریکہ کے بڑھتے ہوئے تعلقات بھی ایک وجہ نزاع بن گئے ہیں- اور امریکہ ایک نئی مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہے چین سے نئے تعلقات کا اثر ہندوستان اور جاپان کے ساتھ اس کے تعلقات پر پڑے گا- جس کا امریکہ کسی طرح بھی متحمل نہیں ہو سکتا اور یہ مسئلہ اس کے لئے نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن والی مثال ہو گی-

اسی طرح اسرائیل اور ترکی کا نیا گٹھ جوڑ اگرچہ امریکہ کے لئے تو خوش آئند کہا جا سکتا ہے لیکن عربوں میں اس کے خلاف جو جذبات پیدا ہوں گے اس کا علاج امریکہ کے پاس کیا ہو گا-

افغانستان پر حملے کو بھی امریکہ کی ایک غلط چال ہی کہا جا سکتا ہے- ایک آدمی کو ختم کرنے کے لئے چاہے وہ کتنا ہی بڑا دہشت گرد کیوں نہ ہو اتنا بڑا اپریشن سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے جبکہ اس میں اسے کامیابی بھی حاصل نہ ہو سکی- امریکہ نے اس کے لئے جو وجوہات بیان کی ہیں ان کو کوئی ماننے کے لئے تیار نہیں ہے- اب اسامہ بن لادن نے کھل کر امریکہ اور امریکیوں کو کھلا چیلنج دے دیا ہے اور دونوں میں ایک جنگ جاری ہو چکی ہے- اس جنگ میں امریکہ اکیلا رہ گیا ہے- مصر اور سعودی عرب جیسے امریکہ کے ساتھیوں سمیت کسی بھی اسلامی ملک نے امریکہ کی اس حرکت کو اچھا نہیں کہا ہے- روس اور فرانس نے بھی اس کی مذمت کی ہے- اسی ساری صورت حالات سے ظاہر ہے کہ امریکہ نے افغانستان اور سوڈان پر حملہ کر کے کچھ بھی حاصل نہیں کیا بلکہ کچھ کھویا ہی ہو گا-

ایک سب سے زیادہ فعال انسانی حقوق کی علمبردار تنظیم کا کہنا ہے کہ امریکہ دوسرے ملکوں میں جو انسانی اور اخلاقی قدروں کا سب سے بڑا چیمپئن بنتا ہے اپنے ملک میں اس کا فعل اپنے قول کے مطابق نہیں ہے- انٹی پرسنل لینڈ مائنز اور انٹرنیشنل کریمینل کورٹ جیسے معاملات میں امریکہ نے تمام دنیا کے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا ہے- اسی طرح بچوں کے حقوق کے متعلق بھی امریکہ کا کردار منفی ہے اور اس نے اس قرارداد کی توثیق سے انکار کر دیا ہے- انسانی حقوق کی معروف تنظیم Human Rights Watch نے اپنی سالانہ رپورٹ میں امریکہ کے خلاف کافی مواد شائع کیا ہے لیکن امریکی انتظامیہ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا اور وہ اپنی ڈگر پر مسلسل چل رہی ہے-

مشرقی ایشیا کے ملکوں سے شروع ہونے والا اقتصادی بحران امریکہ تک پہنچ چکا ہے اور اس کے اثرات واضح ہونا شروع ہو گئے ہیں اور اگر امریکہ اس سے جلد عہدہ برآ نہ ہو سکا تو پھر وہ اپنے آپ کو کس طرح سپر پاور کے طور پر قائم رکھ سکے گا- کیونکہ اس زمانے میں اقتصادیات ہی وہ بنیاد ہے جس پر کوئی قوم اپنی برتری قائم رکھ سکتی ہے اور کوئی بعید نہیں کہ یورپ اور چین اپنی اقتصادی ترقی کو مزید بڑھاوا دے کر امریکہ کی جگہ لے لیں- اور پہلے کی طرح اس کے لئے کسی جنگ یا محاذ آرائی کی بھی ضرورت

باقی صفحہ 7 پر

تعارف

کتابِ تعلیم

شائع کردہ لجنہ اماء اللہ کراچی

نام کتاب: کتاب تعلیم
مرتب: مکرمہ برکت ناصر ملک صاحبہ
ناشر: شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی
صفحات 160

لجنہ اماء اللہ کراچی نے صد سالہ جشن تشکر کے حوالے سے 100 دینی کتب کی اشاعت کا پروگرام بنایا تھا- یہ کتاب اس سلسلے کی کتاب نمبر 55 ہے- الحمد للہ-

اس کتاب کی وجہ تالیف نہایت بابرکت ہے- حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا تھا کہ

"میں چاہتا ہوں کہ ایک کتاب تعلیم لکھوں..... اس کتاب کے تین حصے ہوں گے- ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہمارے کیا فرائض ہیں- اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے کیا کیا حقوق ہم پر ہیں- اور تیسرے یہ کہ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں-

(ملفوظات جلد اول ص 260)

حضرت مسیح موعود کی اس پاکیزہ خواہش کی تکمیل میں یہ کتاب حضرت مسیح موعود ہی کے ارشادات سے مرتب کی گئی ہے ترتیب کا کام محترمہ برکت ناصر ملک صاحبہ نے انجام دیا ہے جبکہ امتہ الباری ناصر صاحبہ نے ان کی معاونت کی ہے-

حضرت مسیح موعود کی اس خواہش کی تکمیل میں کتاب کے تین ابواب بنائے گئے ہیں پہلا حقوق اللہ ہے یہ باب 71 صفحات پر مشتمل ہے- دوسرا ہے حقوق النفس یہ 43 صفحات کا ہے اور تیسرا حقوق العباد جو 25 صفحات پر محیط ہے- آخر میں ص 158 پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی جو حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے ان کا ایک خط ہے اور ص 159 تا 160 پر حضرت راجیکی کی ایک طویل اردو نظم درج ہے-

حضرت مسیح موعود کی اس خواہش کی تکمیل بلاشبہ کوئی آسان کام نہیں- اللہ تعالیٰ کے حضور انسانی فرائض کو اس طرح نکال لینا کہ اس موضوع سے باہر نہ جایا جائے اور نفس کے حقوق اور بنی نوع کے حقوق کے بارے میں ارشادات کو اس طرح سے الگ نکال لینا کہ دیگر موضوعات سے اسے الگ کر لیا جائے' فی الحقیقت مشکل کام ہے- اس مقصد کے لئے موصوفہ کی محنت قابل داد ہے ایسے علمی کاموں کا کوئی حرف آخر نہیں ہوا کرتا- جماعت احمدیہ کا سفر سینکڑوں ہزاروں سالوں پر محیط ہے- کام کرنے والے اپنے اپنے رنگ میں بہتر سے بہتر کی جستجو کرتے رہیں گے- حضرت مسیح موعود کی کتب ملفوظات ' مکتوبات تو ایک سمندر ہیں جس میں سے گوہر مراد نکال لانا بحر روحانیت کے شناوروں کو ہمیشہ ہی محنت اور عرق ریزی پر اکساتا رہے گا-

حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کی تکمیل ایک مبارک کوشش ہے- حضور کی کتب و ارشادات میں اور بھی ایسے اشارے ملتے ہیں جن میں حضور نے بعض کتب تصنیف کرنے کا عندیہ دیا ہے مگر حضور اپنے دیگر دینی مشاغل کی وجہ سے اس کی فرصت نہ نکال سکے- ایسے موضوعات بھی فرزندان احمدیت کی جولان گاہی کے منتظر ہیں-

زیر نظر کتاب خوبصورت طباعت سے آراستہ ہے- لجنہ کراچی کی کتب کی طباعت کا معیار بفضل خدا اعلیٰ ہوتا ہے- اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور جلد از جلد 100 کتاب کا ٹارگٹ حاصل کرنے کی توفیق بخشے- آمین

(ی-س-ش)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم سحر صاحب

آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک

ترقی پذیر ممالک اور خاص طور پر آجکل پاکستان میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک دونوں کا کافی چرچا ہے بلکہ ان ممالک میں جب ان دونوں اداروں کا وفد آتا ہے تو اس کے حکومتی لیول اور معاشی لیول میں بے یقینی کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے مذاکرات شروع ہونے سے پہلے مہنگائی کا ایک طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔

آیئے اب جائزہ لیتے ہیں کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کیا ہیں کب اور کن مقاصد کے لئے یہ دونوں ادارے قائم کئے گئے تھے اور ان سے کیا کچھ حاصل کیا گیا ہے ان کا دائرہ اختیار کیا تھا اس وقت ان کی نوعیت کیا تھی اور اب کیا ہے۔ یہ دوسری جنگ عظیم کی بات ہے جب جنگ کی تباہ کاریوں نے ساری دنیا کی معیشتوں کو درہم برہم کر دیا تھا۔ جنگ کے بعد دنیا کے بڑے بڑے ممالک نے کافی سوچ بچار کے بعد ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا جو دنیا کے تمام ممالک کے درمیان مفاہمت اور باہمی تعلقات کے لئے کام کرے۔ جرمنی کا اس جنگ میں بہت زیادہ نقصان ہوا چنانچہ جرمنی نے اس بات پر زور دیا کہ ایسے ادارے بھی قائم کئے جائیں جو جنگ کے بعد کے تباہ کن اثرات کو معیشت سے دور کریں اور اس کی بحالی میں معاون و مددگار ثابت ہوں۔ اور انہیں ایک قائم کردہ فنڈ میں سے آسان شرائط پر قرضہ فراہم کریں اس طرح اتفاق رائے سے یہ طے پایا کہ تین ادارے قائم کئے جائیں ایک ایسا ادارہ جو دنیا بھر کے ممالک کو اپنے تجارتی خسارے کم کرنے کے لئے قرضے فراہم کرے۔ دوسرا ادارہ جو دوسری جنگ عظیم میں تباہی کا شکار ہونے والے یورپ کی تعمیر نو کا کام کرے اور تیسرا ادارہ جو دنیا بھر کے ملکوں کے درمیان تجارتی جھگڑوں اور ڈیوٹی کی شرح میں توازن قائم کرے اور باہمی تجارت میں درپیش مسائل کو حل کرے۔ چنانچہ دنیا بھر کے ماہرین معاشیات اور سیاستدانوں کے اجلاسات منعقد کئے گئے نتیجتاً "آئی ایم ایف" "ورلڈ بینک" اور انٹرنیشنل ٹریڈ آرگنائزیشن کا قیام عمل میں آیا۔

آئی ایم ایف کا بنیادی مقصد یہ ٹھہرایا گیا کہ یہ دنیا بھر کے ممالک کو باہمی تجارت میں پیدا ہونے والے خسارے کو کم کرنے کے لئے قرضہ فراہم کرے گا۔ اس ادارے کے قیام کے لئے برطانوی ماہر اقتصادیات لارڈ کین کی سفارشات پر عملدرآمد کرتے ہوئے امریکہ نے سب سے زیادہ فنڈز فراہم کیے۔ اس طرح دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد آئی ایم ایف بین الاقوامی مالیاتی ادارے (انٹرنیشنل مانیٹرنگ فنڈ) کا قیام عمل میں آیا۔ فنڈز زیادہ مہیا کرنے کے لحاظ سے چونکہ امریکہ نمبر ایک رہا ہے قدرتی طور پر اس ادارے پر اس کا بہت زیادہ اثر ہے۔ آئی ایم ایف کی اجازت کے بغیر کوئی ملک یا ادارہ کسی بھی ملک کو قرضہ نہیں دے سکتا۔ اس کے لئے آئی ایم ایف کا این او سی حاصل کرنا لازمی شرط ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ یہ بذات خود بہت کم مقدار میں قرضے فراہم کرتا ہے جبکہ مقابلتاً فرانس، جرمنی، جاپان، کینیڈا، روس، کوریا اور آسٹریلیا یہ دنیا کے بیشتر ممالک کو سب سے زیادہ قرضے فراہم کرتے ہیں لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ دنیا بھر کے مقروض ممالک کو کنٹرول آئی ایم ایف کرتا ہے۔

آئی ایم ایف ہی تمام قرضے دینے والے ممالک سے ان کی رپورٹ پر کسی بھی ایسے ملک کو جسے وہ کنٹرول کرنا چاہتا ہے۔ قرض کی عدم ادائیگی کی صورت میں "نادہندہ" قرار دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ اس طرح یہ کسی بھی ملک کو قابو رکھنے کے لئے ایک طاقتور ادارہ ہے۔

ورلڈ بینک جس کا اصل نام انٹرنیشنل بینک فار دی کنسٹرکشن اینڈ ڈویلپمنٹ ہے اس کے قیام کا مقصد دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ کی تعمیر نو کے لئے قرض فراہم کرنا تھا۔ اس سے یورپ کو کافی فائدہ پہنچا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بینک نے دنیا کے دوسرے ممالک کو بھی ان کے ترقیاتی کاموں کے لئے قرض فراہم کرنے شروع کر دیئے۔ اس بینک پر بھی بڑے ممالک کا کنٹرول ہو گیا۔

اب بڑے ممالک آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے ذریعہ دنیا کے ممالک کے سیاسی اور معاشی معاملات کو کنٹرول کرتے ہیں۔

ورلڈ ٹریڈ آگنائزیشن کے قیام کا مقصد دنیا بھر کے ممالک کے درمیان ہونے والے تجارتی جھگڑوں، درآمدی ڈیوٹی کی شرح کے تصفیہ، ممالک کے باہمی تجارتی معاہدے کروانا تھا۔ یہ ادارہ بھی طاقتور ممالک کے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال ہونا شروع ہو گیا۔ اس کے تحت ایک بڑا معاہدہ "گیٹ" دنیا کے تمام ممالک کے لئے کیا گیا۔ جس کے مطابق سب ممالک ایک دوسرے کے لئے اپنی درآمدی ڈیوٹی کی شرح کو بتدریج کم کرتے ہوئے صفر پر لے آئیں گے اور دنیا میں آزادانہ تجارت شروع ہو گی تمام ممبر ممالک کے وزرائے تجارت نے اس معاہدے پر دستخط کر دیئے لیکن مشکل ان ممالک کے لئے بنی جن کے ریونیو کا تمام دارومدار کسٹم اور درآمدی ڈیوٹی پر تھا۔ اس معاہدے کا اثر پاکستان پر بھی ہوا اور اسے اپنی درآمدی ڈیوٹی کی شرح میں کمی کرنا پڑی اور یہ شرح 100% سے کم کر کے 45% تک کرنا پڑی جس سے ریونیو میں نمایاں کمی ہوئی۔

یہ تینوں ادارے اب اپنے مقاصد سے دور ہٹتے جا رہے ہیں یہ دنیا بھر کے ممالک کی سیاست اور معیشت کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ حکومتوں کے معاشی منصوبوں میں ان کا عمل دخل بہت بڑھ گیا ہے جس سے عوام کی مشکلات میں اضافہ ہوا ہے۔ مہنگائی، افراط زر اور بے روزگاری میں اضافہ ہوا ہے۔

اگر مشکل حالات میں ان اداروں سے قرض حاصل کیا جاتا ہے تو لینے والے ممالک کو چاہئے کہ اس کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنائیں یہ نہ ہو کہ پہلے قرضے واپس کرنے کی بجائے اور قرضے لیتے چلے جائیں اس سے ملک کا وقار گرتا ہے اور ساکھ خراب ہوتی ہے۔ اگر پھر عدم ادائیگی کی صورت میں یہ ادارے اپنی کڑی شرائط منواتے ہیں تو پھر قصور قرض واپس نہ کرنے والے ممالک کا ہے۔

ایک بات مدنظر رکھنی بہت ضروری ہے کہ ان اداروں کے ساتھ مذاکرات خفیہ نہیں ہونے چاہئیں ان کی تفصیل سامنے آنی چاہئے کہ کتنا قرض حاصل کیا گیا ہے کن کن ترقیاتی کاموں میں اور منصوبوں میں لگے گا اور اس کی واپسی کی کیا صورت ہوگی۔

اب سوال یہ ہے کہ قرضے کیوں حاصل کئے جاتے ہیں اس کا آسان سا فارمولا ہے جب ملکی بجٹ بنایا جاتا ہے جو کہ اکثر خسارے کا بجٹ ہوتا ہے۔ اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے ہر حکومت کو فنڈز کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے ہر سال چاہئے ہوتے ہیں اور وہ ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے ساتھ ساتھ دنیا کے امیر ممالک سے حکومت حاصل کرتی ہے۔ اگر یہ قرضہ یا امداد نہ ملے تو خسارے کو پورا کرنے کے لئے حکومت عوام پر براہ راست ٹیکس لگاتی ہے۔

دوسری طرف قرضہ واپس نہ ہو سکنے کی صورت میں مزید قرضہ حاصل کیا جاتا ہے اس طرح ملک قرضوں در قرضوں کے نیچے دبتے چلے جاتے ہیں۔

پاکستان میں پہلی مرتبہ 1955ء میں قرض حاصل کیا گیا اس کے بعد یہ سلسلہ چل نکلا اور آج ہم قرضوں کے بوجھ تلے بری طرح دبے ہوئے ہیں اور معیشت زبوں حالی کا شکار ہے۔

پاکستان پر قرضوں کا بوجھ کچھ اس طرح ہے۔

سال	مالیت
1955-56	4 کروڑ ڈالر
1956-57	7 کروڑ 80 لاکھ ڈالر
1957-58	7 کروڑ 90 لاکھ ڈالر
1958-59	9 کروڑ 70 لاکھ ڈالر
1959-60	14 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1960-61	17 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1961-62	22 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1962-63	40 کروڑ 80 لاکھ ڈالر
1963-64	66 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1964-65	1 ارب 2 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1965-66	1 ارب 32 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1966-67	1 ارب 69 کروڑ 60 لاکھ ڈالر
1967-68	2 ارب 9 کروڑ 90 لاکھ ڈالر
1968-69	2 ارب 57 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1969-70	2 ارب 95 کروڑ 90 لاکھ ڈالر
1970-71	3 ارب 42 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1971-72	3 ارب 76 کروڑ 60 لاکھ ڈالر
1972-73	4 ارب 2 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1973-74	4 ارب 42 کروڑ 70 لاکھ ڈالر
1974-75	4 ارب 75 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1975-76	5 ارب 75 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1976-77	6 ارب 34 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1977-78	7 ارب 18 کروڑ 40 لاکھ ڈالر
1978-79	7 ارب 79 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1979-80	8 ارب 65 کروڑ 80 لاکھ ڈالر
1980-81	8 ارب 76 کروڑ 50 لاکھ ڈالر
1981-82	8 ارب 79 کروڑ 90 لاکھ ڈالر
1982-83	9 ارب 31 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1983-84	9 ارب 46 کروڑ 90 لاکھ ڈالر
1984-85	9 ارب 73 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1985-86	11 ارب 10 کروڑ 80 لاکھ ڈالر
1986-87	12 ارب 2 کروڑ 30 لاکھ ڈالر
1987-88	12 ارب 91 کروڑ 30 لاکھ ڈالر
1988-89	14 ارب 19 کروڑ ڈالر
1989-90	15 ارب 9 کروڑ 40 لاکھ ڈالر
1990-91	15 ارب 47 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1991-92	17 ارب 36 کروڑ 10 لاکھ ڈالر
1992-93	19 ارب 4 کروڑ 40 لاکھ ڈالر
1993-94	20 ارب 32 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1994-95	22 ارب 11 کروڑ 70 لاکھ ڈالر
1995-96	22 ارب 27 کروڑ 20 لاکھ ڈالر
1996-97	23 ارب 1 کروڑ 60 لاکھ ڈالر
1997-98	32 ارب 3 کروڑ 5 لاکھ ڈالر

آسمان کا رنگ نیلا کیوں ہے

ہماری زمین، مختلف قسم کی گیسوں سے بنے ہوئے ایک وسیع چادر نما خول میں لپٹی ہوئی ہے۔ سب جاندار مخلوق کے لئے سانس لینا نہایت ضروری ہے۔ یہ سانس دراصل ہوا کا دوسرا نام ہے۔ ہوا کی طرح کی گیسوں مثلاً آکسیجن، نائٹروجن، کاربن ڈائی اکسائیڈ، پانی کے بخارات اور کئی طرح کے ذرات کا مجموعہ ہے۔ سورج کی تیز روشنی جب زمین سے ٹکراتی ہے تو یہ تمام گیسیں اس سفید روشنی کو کئی مختلف رنگوں میں تقسیم کر دیتی ہیں۔ ان رنگوں میں لال، سنہرا، پیلا، نیلا ہرا اور بنفشی رنگ شامل ہوتے ہیں۔ ان رنگوں میں اکیلا نیلا رنگ ہی باقی کے رنگوں سے گہرا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ باقی سب رنگوں کو اپنے میں سمیٹ کر ختم کر دیتا ہے۔ جس سے ہر طرف ہی نیلا رنگ پھیل جاتا ہے۔ اس لئے آسمان نیلا نظر آتا ہے۔ جس جگہ ان گیسوں کا وجود نہیں۔ مثلاً چاند..... وہاں آسمان کا رنگ لال دکھائی دیتا ہے۔ چاند کی سطح بے حد چمکدار ضرور رہتی ہے۔ مگر چونکہ اس کے گرد کوئی گیس نہیں ہے اس لئے سورج کی تیز روشنی کو وہ کسی رنگ میں نہیں بدل سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نیورو سرجن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر نفیس احمد حامد نیورو سرجن 13- دسمبر 98ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کرلیں۔

ماہر امراض قلب کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب 20- دسمبر 98ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کرکے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمائندہ روزنامہ "الفضل" کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل اپنے دورہ کے دوران ملتان- خانیوال- لودھراں- ٹوبہ ٹیک سنگھ- اور ڈیرہ غازی خاں تشریف لا رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم عاصم احمد صاحب ابن مکرم داؤد احمد چیمہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ حال جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ اسماء احمد صاحبہ بنت مکرم وحید اقبال چوہدری صاحب ماڈل کالونی کراچی مورخہ 98-5-29 کو مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کراچی نے بعوض حق مہر 15 ہزار جرمن مارک پر پڑھا۔ دونوں عزیزان مکرم چوہدری بشیر احمد کاہلوں 145/10-R جہانیاں کے نواسہ نواسی ہیں۔ اور عاصم احمد چوہدری ابراہیم چیمہ صاحب مرحوم فیکٹری ایریا کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مطیع اللہ محمود صاحب آف کینیڈا کو مورخہ 27- اکتوبر 1998ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "مطاہر احمد محمود" رکھا گیا ہے۔ عزیز نومولود مکرم انعام اللہ اختر صاحب چیف انجینئر واپڈا لاہور کا پوتا مکرم طفیل محمد صاحب مرحوم کا پڑپوتا ہے اور مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ ملتان کا پڑنواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر- سعادت مند اور والدین کے لئے قرۃ العین و خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

مکرم قریشی منیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بیمار رہتے ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بازیافتہ پرس

○ ایک عدد لیڈیز پرس کسی دوست نے دفتر صدر عمومی میں جمع کروایا ہے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب تقسیم سندات
خوشنودی واقفین وقف نو

○ مورخہ 22- اکتوبر 98ء کو محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کے واقفین نو کا اجلاس بیت لطیف میں منعقد ہوا۔ جس میں واقفین نو کے والدین بھی شریک ہوئے۔ تلاوت- نظم کے بعد مکرم فخر الحق صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے بڑے موثر پیرائے میں والدین کو واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلائی اور نصائح فرمائیں۔ سیکرٹری صاحب وقف نو نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ محلہ کے اب تک 19 واقفین نو نے قرآن مجید ناظرہ ختم کرلیا ہے اور باقی بچے ختم کرنے والے ہیں۔ ان واقفین نو کو وکالت وقف نو ربوہ کی طرف سے سندات خوشنودی سے نوازا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم عبدالرشید خان صاحب صدر محلہ نے کی۔ اور انہوں نے ہی سندات خوشنودی تقسیم کیں اس بابرکت تقریب کا دعا پر اختتام ہوا۔ بعدہ بچوں میں بسکٹ کے پیکٹس تقسیم کئے گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ بشریٰ گوہر صاحبہ بابت ترکہ مکرم حبیب اللہ خان صاحب)

محترمہ بشریٰ گوہر صاحبہ بنت مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب سکنہ مکان نمبر 33/26 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد. قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی 182-6441/102 امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ 30708/77 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم خاکسارہ کے نام منتقل کردی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس کی مجھے ادائیگی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ حبیبہ گوہر صاحبہ (بیٹی)
2- محترمہ رفیقہ باری صاحبہ (بیٹی)
3- محترمہ منیبہ جاوید صاحبہ (بیٹی)
4- مکرم کریم اللہ خان ناصر صاحب (بیٹا)
5- مکرم کلیم اللہ خان صاحب (بیٹا)
6- مکرم مجیب اللہ خان صاحب (بیٹا)
7- مکرم خلیل اللہ خان صاحب (بیٹا)
8- محترمہ انیسہ بیگم گوہر صاحبہ (بیٹی)
9- محترمہ بشریٰ گوہر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ربوہ میں پہلی بار گل داؤدی کی
سالانہ نمائش

12، 13، 14 دسمبر بمقام گلشن احمد نرسری ربوہ کی نمائش کی ٹکٹیں گلشن احمد نرسری، احمد سوئیٹس، رؤف بک ڈپو، احسان جنرل سٹور، گلشن بیکرز پر دستیاب ہیں۔

(ناظم اعلیٰ نمائش)

احباب جماعت متوجہ ہوں

○ وقف جدید کا مالی ختم ہونے والا ہے۔ آپ اپنے سیکرٹری مال اور وقف جدید سے رابطہ کرکے اپنا چندہ خود ادا فرمائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

نہیں ہوگی بلکہ امریکہ روس کی طرح خود ہی تحلیل ہو جائے گا اور دنیا بھر میں اس کے انجام پر کسی کو بھی افسوس نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس نے دنیا بھر میں جو بے انصافی اور دھاندلی کا چکر چلایا ہوا ہے اس سے دنیا کو نجات مل جائے گی اور دنیا اس بدلی ہوئی صورت حال پر افسوس کی بجائے خوشی کا اظہار کرنے میں حق بجانب ہوگی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

دے۔" پس ایسی عمر سراسر نعمت ہوتی ہے۔

لفظ "عمر" اپنے اندر سالوں کی گنتی وغیرہ کے علاوہ تعمیر کا مفہوم بھی رکھتا ہے۔ گویا حقیقی عمر وہی ہوتی ہے جس میں تعمیری کام کئے جائیں۔ جسم کی نشوونما، علم و عرفان کا حصول۔ فلاح و بہود کے لئے سعی، اخلاق حسنہ کا قیام یہ سب تعمیری کام ہیں جن میں لمبی عمر ممد ہوتی ہے۔ اور مہارت و پختگی حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ لیکن لمبی عمر میں جسمانی اعضاء مضمحل اور بسا اوقات مفلوج ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دماغ ماؤف ہو جانے کے خطرات لاحق ہو جاتے ہیں غرض لمبی عمر میں نعماء و ابتلاء ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ لمبی عمر جب بیکار اور رزیل ہو جائے تو محض ابتلاء رہ جاتی ہے جس سے بچنے کے لئے پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔ اس کے لئے رسول کریم ﷺ نے یہ دعا سکھائی ہے

"اللھم انی اعوذبک من ارذل العمر"

یعنی اے میرے اللہ میں بیکار عمر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ لمبی عمر میں کچھ اور امور سے واسطہ پڑتا ہے جو ابتلاء بھی ہیں اور نعماء بھی۔ مثلاً اموال ہیں جو عمر کے آخر حصہ میں ملتے اور تسلط میں آتے ہیں۔ ان کے ضائع ہو جانے کا خوف طاری ہو جاتا ہے۔ اموال اکٹھے کرنے اور شمار کرتے رہنے کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں فرمایا۔ لیکن اگر یہ اموال دین کو تمکنت دینے کے لئے خرچ کئے جائیں تو نعمت غیر مترقبہ بن جاتے ہیں۔ اسی طرح رشتہ داریاں، اگر اللہ کے راستہ سے روکیں تو ابتلاء اور اگر نیکی میں تعاون کریں تو نعمت، یہ امر بھی واضح ہے کہ لمبی عمر کے نتیجہ میں رشتہ داریاں بھی لمبی ہی ہو جاتی ہیں۔ پھر اولاد ہے جس کا تعلق بھی طول عمری سے ہے اگر اولاد باغی اور نافرمان ہو تو ابتلاء مگر نیک ہوں اور سلطان نصیر ہوں تو لازوال نعمت اسی طرح ازواج ہیں۔ اگر نیک نہ ہوں اور حدود اللہ کو پھلانگنے والی ہوں تو ابتلاء اور اگر حقوق زوجیت کی محافظ اور بہی خواہ ہوں تو جنت نشان۔ الغرض لمبی عمر ابتلاء و نعماء کا مرقع ہے۔ اور مندرجہ ذیل شعر کی مصداق ہوتی ہے۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

یعنی اللہ کی طرف سے مخلوق پر جو ابتلاء آتے ہیں ان کے نیچے رحمت کے خزانے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ پیرانہ سالی ہرچند کہ جمیع العوارض ہے تاہم اس رنگ میں نعمت بھی ہے کہ نوعمروں کے لئے رہنمائی کا باعث بنتی ہے۔ ایک حکایت ہے کہ ایک برات میں یہ شرط رکھی گئی کہ اس میں کوئی بوڑھا شامل نہ کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی طے ہوا۔ لیکن چلتے ہوئے ایک بوڑھے نے کہا کہ مجھے ایک بوری میں ڈال کر لے چلو شاید تمہیں میری ضرورت پڑے۔ اس پر نوجوانوں نے بادل نخواستہ اس کی بات مان لی۔ جب برات دلہن والوں کے ہاں گئی تو انہوں نے کہا کہ رخصتی تب ملے گی اگر تم لوگ فی فرد ایک بکرے کا گوشت کھاؤ جو ایک ناممکن امر تھا چنانچہ نوجوان بوری کے پاس گئے اور رہنمائی چاہی۔ بوڑھے نے کہا کہ تم یہ بات مان لو لیکن ان سے کہو کہ ہم سب اکٹھا کھائیں گے آپ ایک ایک بکرے کا گوشت دیتے جائیں۔ اس طرح یہ شرط بھی پوری ہوگئی۔ اس حکایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ بزرگوں کے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور ان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 8- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 10 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
9- دسمبر- غروب آفتاب 5-06
10- دسمبر- طلوع فجر 5-27
10- دسمبر- طلوع آفتاب 6-55

عالمی خبریں

سری نگر میں بم دھماکہ بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کی کشمیر آمد پر سری نگر میں ہائی سیکورٹی زون میں زوردار بم دھماکہ ہوا۔ دھماکہ خیز مواد ایک ٹائلٹ میں رکھا گیا تھا۔ کئی عمارتوں کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ بم دھماکہ واجپائی کو ہلاک کرنے کی کوشش تھی۔

وادی میں مکمل ہڑتال کشمیری مجاہدین کی اپیل پر بھارتی وزیر اعظم کی سری نگر آمد کے موقع پر مکمل ہڑتال کی گئی۔ جلوس اور احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ کاروبار زندگی مفلوج ہو گیا۔ بھارتی کمیونسٹ پارٹی نے بھی واجپائی کے شہری استقبالیہ کا بائیکاٹ کر دیا۔

مسئلہ کشمیر سری نگر میں بھارتی وزیر اعظم نے پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر صرف شملہ معاہدوں کی روشنی میں حل ہو سکتا ہے۔ دونوں ملک ایٹمی قوت ہیں۔ مذاکرات کے باوجود پاکستان لائن آف کنٹرول پر کشیدگی کو ہوا دے رہا ہے۔

سی ٹی بی ٹی پر دستخط امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان سی ٹی بی ٹی پر دستخط کی تاریخ دے۔ ایٹمی مواد کی تیاری بند کرنے کی ٹھوس یقین دہائی کرائے بغیر تمام پابندیاں اٹھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اسامہ کا معاملہ بی بی سی نے کہا ہے کہ افغانستان میں پناہ گزین سعودی منحرف اسامہ بن لادن کا معاملہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان تعلقات بگاڑ دے گا۔ نواز شریف نے طالبان پر دباؤ ڈالا تو پاکستان اور افغانستان کے تعلقات بگڑ جائیں گے۔

ہوائی اڈوں کی تعمیر روس نے شمالی افغانستان میں ہوائی اڈوں کی تعمیر شروع کر دی ہے اور فوجی کیمپ قائم کر کے شمالی اتحاد کے حامیوں کو تربیت دی جا رہی ہے۔

پیرس میں آگ پیرس میں آگ لگنے سے 15- افراد ہلاک اور 50 جھلس گئے ہیں۔

فلسطینی قیدیوں کی بھوک ہڑتال اسرائیلی جیلوں میں بند فلسطینی قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ قیدیوں کی رہائی کے لئے مظاہرے جاری ہیں۔

ملکی خبریں

دورہ امریکہ کے مثبت نتائج وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ میرے دورہ امریکہ کے مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ صدر کلنٹن سے دو طرفہ بین الاقوامی معاملات پر بات چیت انتہائی کامیاب رہی۔ امریکہ نے ایٹمی عدم پھیلاؤ اور دیگر امور پر پاکستان کا موقف سمجھ لیا ہے۔ امریکی صدر کی طرف سے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے ثالثی کی پیشکش خوش آئند ہے ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

پرامن بستیوں پر یلغار قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ سرکاری اہلکاروں نے پرامن بستیوں پر یلغار کر دی ہے۔ لیاقت آباد اور غریب آباد میں آپریشن کا مقصد ایم کیو ایم کو صفحہ ہستی سے مٹانا ہے گھروں میں غنڈہ گردی کی گئی ہے۔

دورہ امریکہ پر تنقید وزیر اعظم کے دورہ امریکہ پر پاکستان میں حزب اختلاف اور اخبارات نے بڑی تنقید کی ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق حزب اختلاف کے لیڈروں کا کہنا ہے کہ یہ ایک ناکام دورہ تھا۔ بی بی سی کے مطابق امریکہ میں عام تاثر یہ ہے کہ کشکول لیکر اتنے ٹھاٹھ سے کسی کو امریکہ آتے نہیں دیکھا۔ اس دورے پر پیسے اور وقت کا ضیاع ہوا ہے۔ غیر ملکی نشریاتی اداروں اور اخبارات کے تبصروں میں کہا گیا ہے کہ اس دورہ کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ کلنٹن سینیٹروں سے مشورہ میں مصروف تھے اور نواز شریف سے ملاقات میں تاخیر کے حوالے سے ان کا موقف تھا "آپ ذرا تشریف رکھیں میں نوکری بچالوں"۔

120 رکنی وفد وزیر اعظم محمد نواز شریف کے ہمراہ امریکہ جانے والے 120 رکنی وفد جس میں بیگمات' شوہر حضرات اور رشتہ دار شامل تھے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ اس کے متعلق وزیر اعظم اور سرتاج عزیز وزیر خارجہ سے پوچھیں میں تو اپنے ساتھ صرف ایک سیکرٹری لایا ہوں۔

دورہ امریکہ کے اخراجات وزیر اعظم محمد نواز شریف کے دورہ امریکہ پر کروڑوں روپے خرچ کئے گئے۔ واشنگٹن میں تین روزہ قیام کے دوران سفارت خانے کے ذریعے 50 لیموزین کاروں کا کرایہ 41 لاکھ ادا کیا گیا۔ جبکہ فائیو سٹار ہوٹلوں میں قیام۔ کوریج کے لئے لابسٹ فرم کو لاکھوں کی ادائیگی کی گئی۔ اور پی آئی اے کو کروڑوں کا نقصان ہوا۔

امداد ایجنڈے سے خارج بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے بورڈز آف گورنرز نے واشنگٹن اجلاس کے ایجنڈے سے پاکستان کے لئے پیکیج سے متعلق امور خارج کر دیئے ہیں۔ آئی ایم ایف نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ مذاکرات کے دوران پاکستانی حاکم وصولیوں اور روپے کی قیمت کے بارے میں کوئی تسلی بخش یقین دہانی نہیں کرا سکے۔

منہ بولا بھائی قتل لاڑکانہ میں محترمہ بینظیر بھٹو کے منہ بولے بھائی جمیل قریشی کو نامعلوم مسلح افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے قتل کر دیا ہے۔

قیام امن پر دس سال رینجرز کے سربراہ میجر جنرل عبدالقادر بلوچ نے کراچی کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے بارے میں کہا ہے کہ کراچی میں قیام امن کے لئے کم از کم دس سال لگیں گے۔

محاصرہ ناکام کراچی میں لیاقت آباد کے علاقے غریب آباد میں پولیس اور رینجرز کی طرف سے ہفتے کے روز سے کیا جانے والا محاصرہ پیر کے روز بھی جاری رہا۔ 60 سے زائد افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ لیکن تمام خطرناک دہشت گرد فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے 20 گھنٹے کے محاصرے اور فائرنگ کے بعد آبادی میں داخل ہوئے تو کوئی دہشت گرد ہاتھ نہ آیا۔

قومی حکومت بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف قومی حکومت پر رضامند ہو جاتے تو حالات اتنے خراب نہ ہوتے۔ حکمرانوں نے اپنے خلاف مقدمات رکوانے کے لئے عدلیہ اور پارلیمنٹ کے درمیان ٹکراؤ کرایا۔ اہم عہدے بھی بے توقیر کر دیئے گئے۔

شادی کی تقریبات شادی بیاہ کے سلسلہ میں لگائی گئی پابندیوں پر عمل درآمد کے سلسلہ میں قائم ٹاسک فورس کے چیئرمین پیر بنیامین رضوی نے وضاحت کی ہے کہ شادی کے متعلق تمام رسمیں بشمول مہندی غروب آفتاب سے پہلے ختم ہو جانی چاہئیں۔ تمام رسموں پر پابندی ہے۔ جن لوگوں نے کارڈز تقسیم کر دیئے ہیں ان سے بازپرس نہیں ہوگی۔ عیدالفطر کے بعد سختی سے عمل کرایا جائے گا۔

گورنر راج فنکشنل مسلم لیگ کے سربراہ پیر پگاڑا صاحب نے کہا ہے کہ گورنر راج اب پنجاب میں بھی لگے گا۔ مفاد پرست حق پرستوں کو پناہ دینے کو تیار ہو جائیں۔ مہاجروں نے پاکستان کے لئے قربانیاں دیں۔ ہمیں پکی پکائی ملی۔

چینی کی درآمد روک دی گئی بھارت نے پاکستان سے چینی کی درآمد روک دی ہے۔ بھارتی وزیر تجارت نے کہا ہے کہ اجازت تجارتی تعلقات بہتر بنانے کے لئے دی گئی تھی۔

تصفیہ کرانے کا اختیار ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ خدمت کمیٹیوں کو دیوانی اور فوجداری معاملات میں تصفیہ کرانے کا اختیار نہیں ہے۔ خدمت کمیٹیوں کی قانونی معاملات میں مداخلت غیر آئینی اور غیر قانونی ہے۔

بینظیر اور جنرل کرامت ملاقات جسٹس آصف جان کی بیٹی کی تقریب شادی حکومتی' اپوزیشن رہنماؤں کے اجتماع میں بدل گئی۔ جنرل کرامت بینظیر سے ملنے ان کے پاس گئے۔ بینظیر نے کہا آپ کا استعفیٰ سرپرائز تھا۔ جنرل (ر) جہانگیر کرامت نے جواباً کہا کہ ابھی آپ کو اور سرپرائز ملیں گے۔

پہلا روزہ کمپیوٹر سٹڈیز کے ماہر پروفیسر محمد ایاز مشوانی نے پیشگوئی کی ہے کہ پہلا روزہ 21- دسمبر کو ہو گا۔

اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ حال ہی میں 15- فیصد جنرل سیلز ٹیکس کی وصولی کے لئے صدارتی آرڈیننس کے اجراء کے بعد روزمرہ کی اشیاء اور لنڈا کی تمام اشیاء کی قیمتوں میں 20 فیصد تک اضافہ ہو گیا ہے۔

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں
خوشاب کے مشہور تحفے ڈھوڈا، پتیسہ
احمد سویٹس اینڈ بیکرز
کالج روڈ ربوہ

مکان برائے فروخت
3/23 دارالرحمت ربوہ بالمقابل یوٹیلٹی سٹورز سیمی کمرشل۔ رابطہ کے لئے
بشیر صدیقی فون نمبر 448356 لاہور

ڈیلرز • ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ائیر کنڈیشنرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ چودھال بلڈنگ (پہلا گراؤنڈ)
فون: 7223228 7357309 لاہور

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300